بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۰ اخاء ۱۳۴۲ھ ۔ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۱ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ البتہ گردہ میں تھوڑی سی تکلیف ابھی باقی ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

دردمندانہ درخواست دعا

— مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ —

برادرم مکرم سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم جو آج کل ڈنمارک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں کا اکلوتا بچہ مسعود احمد عارضہ لوکیمیا (خون کا سرطان) بیمار ہو گیا ہے بچہ کو لاہور بغرض علاج لے جایا گیا ہے احباب جماعت سے صبر مشفقانہ دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے

ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو

”انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک ترکِ شر۔ دوسرا افاضۂ خیر۔ ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا۔ جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیراتِ ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے تو پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے یہی ایک باعث ہے۔

الغرض بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا پر ایمان ہو۔ پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہیئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خداتعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خداتعالیٰ کے فیض سے فیض یاب ہوتے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خداتعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خداتعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔ اور دوسرا مرتبہ خداتعالیٰ کی جمالی تجلی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صـ۲۳۸-۲۳۹)

مکرم منیر الدین احمد صاحب بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ مکرم منیر الدین احمد صاحب تین سال تک مشرقی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۱۰ اکتوبر کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کا نہایت پُرخلوص طور پر خیر مقدم کیا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ بھی آپ کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں ان کا واپس آنا ان کے لئے مبارک کرے اور انہیں خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ۔ اکتوبر ۶۳ء

حفاظت "ذکر"

(۲)

گذشتہ اداریہ میں ہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجدید واحیائے دین کا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے اور اس کو محض تکوینی تحریکوں یا عقلمندوں اور اہل علم حضرات کے ذمہ نہیں لگایا کہ جب دنیا میں خرابیاں پیدا ہو جائیں تو وہ اپنی عقلمندی اور اپنے علم سے ان خرابیوں کو دور کرکے اسلام کو از سر نو تازہ کر دیں بلکہ چونکہ اسلام ایک غیر محدود چیز ہے اس لئے اس کی تجدید بھی خود اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے وہی ہر زمانہ کی برائیوں کی جڑ کے علم تک رسائی رکھتا ہے اور انسان خواہ کتنا بھی ارسطوئے زمانہ ہو ان تمام باریک در باریک باتوں کو محسوس نہیں کر سکتا جو ایک دین کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغامبر اپنی طرف سے مبعوث فرمائے اپنی طرف سے ان کو بعض ضروری باتوں کا علم دیا اور ان کی نگرانی کی تا کہ وہ اپنا پیغام موثر طور پر اپنی قوم یا اپنے زمانے کے لوگوں تک پہنچا سکیں نہ صرف پہنچا سکیں بلکہ ان تعلیمات پر عمل کرا سکیں جو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دنیا کو دینا چاہتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تواتر کے ساتھ انبیاء علیہم السلام مبعوث کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ایک دفعہ ہی آریوں کے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنا کلام اتار دیتا۔

تاہم چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین بنایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر تعلیم دنیا کو ضروری تھی سب آپ کے ذریعہ قرآن کریم کی صورت میں اور آپ کے اسوہ حسنہ کی صورت میں جس کو اسلامی اصطلاح میں سنت کہا جاتا ہے دے دی ہے۔ اب زمانے کا یہی تقاضا تھا اور دنیا ایسے مکمل پیغام اور شریعت کے لئے تیار تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر نبوت کا آپ کی ذات پر اختتام فرما دیا اور آپ کو اپنی نگرانی میں عمل کا کامل نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب کسی ایسے مامور من اللہ کی ضرورت نہیں ہے جو ان تعلیمات میں کمی بیشی کرے۔ اسکے باوجود کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی صورت میں رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت نازل ہو چکی ہے پھر بھی انسانی فطرت کا تقاضا تھا کہ اس تعلیم کی طرف بار بار دنیا کو توجہ دلائی جائے۔ اسی کا نام تجدید واحیائے دین ہے۔ چونکہ اب مستقل انبیاء علیہم السلام کی ضرورت نہیں رہی جو شریعت میں کمی بیشی کرتے رہیں اس لئے اب کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کے مقابل کھڑا ہو کر آپ کی شریعت کو بدل دے یا اس میں کمی بیشی کرے۔ تاہم چونکہ دین اسلام ایک نہایت وسیع دین ہے اور تمام عالموں اور تمام زمانوں کے لئے مکمل راہنمائی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مستقل نبوت کے سلسلہ کا خاتمہ کرکے ایک اور سلسلہ شروع فرمایا جس کا ذکر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں آتا ہے کہ

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی مثل ہوں گے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں "علماء امتی" کوئی معمولی عالم لوگ نہیں ہوں گے۔ علماء امتی وہ لوگ نہیں ہیں جنہوں نے چند دینی کتب پڑھ لیں۔ کسی مدرسہ میں منطق کے چند اسباق لے لئے یا طب وغیرہ میں واقفیت حاصل کرلی۔ نہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو فقہ وغیرہ دینی قسم کے علوم میں مہارت حاصل کرلیں۔ کیونکہ ایسے اسلامی علوم سے تو ایک ہندو اور ایک عیسائی بھی واقف ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بیروت اور مصر میں بہت سے عیسائی اسلامی علوم کے ماہرین سمجھے جاتے ہیں جرجی زیدان نے جو ایک عیسائی ہے اسلام کے متعلق کئی کتب تصنیف کی ہیں اور اسلامی تاریخ میں سند سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح آج یورپ میں ہزاروں لوگ ہیں جو اسلام کے دینی علوم میں ماہر ہیں۔ اور انہوں نے ان علوم کے متعلق ایسی ایسی کتب تصنیف کی ہیں کہ اب مسلمان بھی ان کو سند کا درجہ دیتے ہیں۔

لہٰذا حدیث "علماء امتی" میں جن علماء کو بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثال کہا گیا ہے وہ علماء وہ علماء نہیں ہیں جو ازہر وغیرہ یونیورسٹیوں سے بڑی بڑی سندیں حاصل کرکے علماء کہلاتے ہیں۔ حدیث میں جن علماء امتی کو بنی اسرائیل کے انبیاء سے مثال دی گئی ہے ضرور ہے کہ ان میں بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی خوبیاں پائی جاتی ہوں۔ وہ خوبیاں کیا ہیں کیا دیوبند ندوہ یا ازہر کی سندیں ہیں؟ حاشا وکلا انبیاء بنی اسرائیل کی مختص صفت یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل کرتے تھے وہ اللہ تعالیٰ سے الہام اور وحی کے ذریعہ ہدایت پاتے تھے۔ پس علماء امتی سے مراد ہرگز تکوینی قسم کے اہل علم حضرات نہیں ہیں بلکہ ایسے لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے دین کی تبلیغ واشاعت کریں جس طرح بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس حدیث میں بنی اسرائیل کے کاہنوں۔ فریسیوں وغیرہ سے مثال نہیں دی بلکہ بنی اسرائیلی انبیاء علیہم السلام سے مثال دی ہے۔

لہٰذا حدیث کے علماء امتی میں ہر کہ ومہ شامل نہیں ہے کہ بس کنز۔ قدوری قافیہ پڑھ لیا اور علماء امتی میں داخل ہو گئے یا احادیث ازبر کرلیں اور ان کے متعلق دیگر علوم مثلاً علم الرجال وغیرہ پر حاوی ہو گئے یا فقہ کے چاروں مکاتب پر دسترس پالی تو علماء امتی بن گئے اور سمجھ بیٹھے کہ ہم تجدید واحیائے دین کر سکتے ہیں۔ اور ایک جماعت کے چند اصول گھڑے اور کھڑے ہو گئے۔ یعنی کوئی شخص چار کتابیں پڑھ کر یا لکھ کر۔ کچھ منطق کے ہیر پھیر جان کر اور عبارت آرائی کی مہارت پیدا کرکے یا اسلوب تحریر میں کمال حاصل کرکے "علماء امتی" میں نہ تو شمار ہو سکتا ہے اور نہ وہ تجدید واحیائے دین کی مہم چلا سکتا ہے۔

اگر کوئی ایسا انسان بزعم خود کھڑا ہوتا ہے اور اپنی دانشمندی کے گھمنڈ میں اسلام اسلام کا نعرہ لگانے لگتا ہے تو وہ یقیناً تھوڑے ہی دنوں میں گمراہی کی بھول بھلیوں میں پھنس جاتا ہے۔ کوئی تو عوام کو سیاست کے خارزاروں میں گھسیٹنے لگتا ہے اور کوئی تصوف کی طریقتوں میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ الغرض تجدید واحیائے دین کسی خود ساختہ عالم کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور آج جتنے عقائد کے تفرقے مسلمانوں میں رواج پذیر ہو گئے ہیں وہ سب انہی خود ساختہ مجددین کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

لہٰذا صرف "علماء امتی" کی شان رکھنے والا انسان ہی تجدید واحیائے دین کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کیا جاتا ہے وہی جس میں بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی صفات پائی جاتی ہوں جس پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہو۔ جو الہام اور وحی سے مشرف ہو جو کثرت مکالمہ ومخاطبہ کا حامل ہو۔ یہ ہر ہمہ شمہ کا کام نہیں خواہ وہ بحر العلوم ہی کیوں نہ ہو۔ منطق کی خواہ وہ کتنی ہی چالاکیاں کیوں نہ جانتا ہو۔ دو لفظوں میں بات یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ تجدید واحیائے دین کیلئے کھڑا نہیں کرتا وہ تجدید واحیائے دین کا اگر دم بھرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس کی حیثیت صرف ایسی ہی ہے جیسی کہ ایک آریہ یا عیسائی کی جو اسلامی علوم میں مہارت پیدا کر لیتا ہے۔

آپ ائمہ مجددین علیہ الرحمتہ کی زندگیوں اور ان کے کاموں کا جائزہ لے کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ صرف بحر العلوم نہیں تھے بلکہ وہ حقیقی علم جو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے اس کے حامل تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے واقعی مکالمہ ومخاطبہ کا تعلق تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں اشاعت دین کا کام کرتے تھے۔ ایک فقرے میں وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ حفاظت ذکر کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے تھے۔ اسلئے وہ تکوینی دانشمندوں کی طرح بھانت بھانت کی بولیاں نہیں بولتے تھے۔ وہ یہ نہیں کرتے تھے کہ کبھی تو جمہوریت کو لعنت قرار دیں اور کبھی اس کو رحمت کا نام دے کر نعرے لگائیں ٭

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں

الفضل کا خاص نمبر

جیسا کہ پہلے اعلان شائع ہو چکا ہے ماہ اکتوبر کے آخر میں الفضل کا ایک خاص نمبر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں شائع ہو رہا ہے جو حضرت میاں صاحب کے متعلق نہایت قیمتی مضامین اور دیدہ زیب تصاویر پر مشتمل ہوگا۔

اس نمبر کے لئے مضامین اور نظمیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵۔ اکتوبر مقرر کی گئی ہے اس کے بعد آنے والی کوئی چیز اس نمبر میں شائع نہ ہو سکے گی۔ اس لئے مضمون نگار احباب جلد سے جلد اپنے مضامین ارسال فرمائیں۔

مشرقی اور مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کا زبردست کام

خالصۃً جماعت احمدیہ کی انتھک کوششوں سے انجام پا رہا ہے

جنوبی افریقہ کے ایک معزز غیر از جماعت مسلمان کا حقیقت افروز اعتراف

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

چند دن ہوئے مودودیوں کے رسالہ "ترجمان القرآن" میں جماعت اسلامی کراچی کے امیر چوہدری غلام محمد صاحب کی ایک رپورٹ کا تذکرہ ہوا تھا جس میں افریقہ میں اسلام کی رفتار ترقی کے بارہ میں اپنے ذاتی مشاہدات کی بناء پر یہ کہا گیا تھا کہ "وہاں مسلمانوں کی طرف سے اب تک کوئی قابل ذکر منظم کام نہیں ہوا ہے اور نہ ہی ایسے ادارے موجود ہیں جنہیں منظم کر کے اس کام میں لگایا جا سکے"۔ ذیل میں ہم جنوبی افریقہ کے مشہور شہر جوہنسبرگ کے ایک پرانے مسلم خاندان کے معزز فرد جناب اے ۔ ایس ۔ کے جمال جو خود علم دوست شخصیت ہیں اور تبلیغ اسلام کا بھی خاص جذبہ رکھتے ہیں کے ایک تازہ خط کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو انہوں نے ۲۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو جنوبی افریقہ سے لکھا اور نیروبی (مشرقی افریقہ) سے شائع ہونے والے ایسٹ افریقن احمدیہ مسلم مشن کے اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز کے یکم اکتوبر کے ایشو میں شائع ہوا ہے۔ ایس کے جمال صاحب خود اہل سنت والجماعت کے خیال اور عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ باوجود اختلاف عقیدہ کے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ جرأت بخشی ہے کہ وہ افریقہ میں اشاعت اسلام کی جدوجہد کے متعلق اپنی مخلصانہ اور ایماندارانہ رائے کا اظہار کریں۔ انہوں نے دلی خلوص سے بھرپور شکریہ کے جذبات کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ان عظیم الشان خدمات کو جو افریقہ کے مشرقی و مغربی حصہ میں بالخصوص اسلام کی اشاعت اور تردید عیسائیت سے تعلق رکھتی ہیں خوب سراہا ہے اور اعتراف کیا ہے کہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو عطا فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کی مخلصانہ اسلامی خدمات کا اعتراف

"جناب من! اسلام اور عیسائیت کے سلسلہ میں جو قیمتی اور بلند پایہ مضامین اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز میں شائع کئے جاتے ہیں۔ میں قدردانی کے جذبات کے پیش نظر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں ان مضامین کو پڑھ کر ہمیشہ حظ اٹھاتا ہوں بالخصوص وہ اداریے جو عیسائیت کے رد اور اسلام کی حمایت و دفاع میں آپ نے تحریر کئے بے حد قابل قدر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی مجال نہیں کہ احمدی حضرات کا اس میدان میں مقابلہ کر سکے ہیں یہ کوئی شبہ نہیں کہ ہم سنی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن حق دار کو اس کا حق دینا بھی ضروری اور لابدی ہے۔ میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ ایسے ادارے یا انجمنیں جو تبلیغ اسلام کے فریضہ کو غیر مسلموں میں بجا لا رہی ہیں۔ احمدی حضرات کے تیار کردہ لٹریچر سے خوب فائدہ اٹھاتی ہیں اور اس علم کلام کے ذریعہ سے اپنی تبلیغ کو غیر مسلموں میں مؤثر بناتے ہیں۔ احمدی حضرات نے بائیبل کا بہت گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور ہم سنی آپ حضرات کی محنت شاقہ اور جدوجہد کے نتیجہ میں جو علمی تحقیقات عیسائیت کے بارہ میں کی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی انجمنوں یا اداروں نے آپ کا شکریہ ادا کرنے اور قدردانی کے جذبات کے اظہار میں بخل سے کام لیا ہے۔ لیکن میں ایسے ناشکرا پن کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ کا اور جماعت احمدیہ کا قدردانی کے جذبات کے ساتھ دلی خلوص سے بھرپور شکریہ کا اظہار کروں کہ آپ نے عیسائیت کی تردید کے لئے بائیبل کا گہرا اور تحقیقی مطالعہ کر کے زبردست مواد عیسائیت کے ابطال کے لئے تیار کر دیا ہے بلکہ احمدی حضرات اپنی ان تھک کوششوں سے اس مواد میں دن بدن اضافہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسٹ افریقن احمدیہ مسلم مشن کا اخبار اس حقیقت کے ثبوت میں ایک روشن اور تابندہ نشان ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ اخبار عیسائیت کے لئے ایک بھیانک اور خاردار کانٹا ہے۔

مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کا زبردست کام خالصۃً جماعت احمدیہ کی ان تھک کوششوں اور مستقل جدوجہد کے نتیجہ میں انجام پا رہا ہے کوئی سنی عالم اس عزت کا مستحق نظر نہیں آتا۔"

(اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز مورخہ یکم اکتوبر)

محترم جمال صاحب ایک مشہور علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور کئی سالوں سے مشرقی افریقہ میں احمدیہ مسلم مشن کے زیر انتظام جو اخبارات اور رسائل اور لٹریچر حمایت اسلام کی غرض سے اور عیسائیوں کے رد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والے ہیں۔ لمبے عرصہ کے مطالعہ کے بعد ان کی یہ شہادت خاص حیثیت کی شہادت ہے۔ اختلاف کی بحث الگ ہے لیکن اس حقیقت سے انکار کہ افریقہ میں تبلیغ اسلام کی کوئی منظم جدوجہد نہیں کی جا رہی ایسی کذب بیانی ہے جو جماعت اسلامی کے "صالحین" کو ہی زیب دیتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وصیت لفظی اور عملی اشاعت اسلام کیلئے ہے

"وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ تعالیٰ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ)

نمائندگان شوریٰ کے علاوہ دیگر انصار بھی انشاء اللہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں کثرت سے شرکت فرمائیں گے

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یادیں

حضرت میاں صاحب رضؓ کا اعلیٰ مقام

(مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصال کی خبر سے یہاں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ یوگنڈا میں ہر جگہ جماعتوں نے نماز جنازہ ادا کی ہے دیہات میں افریقی احمدیوں کو جب اطلاع ملی تو وہ جنجہ میں تعزیت کے لئے آتے رہے۔

حضرت میاں صاحبؓ کا وجود جماعت کے لئے ایک نعمت تھا۔ آپ کے ارفع مقام کے متعلق آپ کے وصال سے ایک رات قبل میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ یکم و ۲ ستمبر کی درمیانی رات کو جبکہ خاکسار مسجد احمدیہ کمپالہ کے ملحقہ کمرہ میں سویا ہوا تھا۔ میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ حضرت آلاء صاحب اعلےٰ درجہ کی بہشتی ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ ہاں حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس بات کا ذکر اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ جب میں یہ کہا تو ایک کاغذ میرے سامنے لایا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف آئینہ کمالاتِ اسلام اور تریاق القلوب کے حوالے درج تھے۔ خواب میں وہ تحریر پڑھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ دیکھو ان میں آپ کے اعلےٰ مقام کا ذکر ہے۔ (اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ حضرت آلاء صاحبہ مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم کی اہلیہ ہیں (مرزا قدرت اللہ صاحب مرزا ہدایت اللہ صاحب لاہوری کے فرزند تھے۔ اور نہایت عابد اور دعا گو بزرگ تھے۔ قادیان میں محلہ دار الفضل میں رہا کرتے تھے) پھر میں کہتا ہوں کہ مرزا قدرت اللہ صاحب کی اہلیہ کو تو میں جانتا تھا۔ ان کا نام تو برکت بی بی تھا یہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی اہلیہ ہوں گی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اس وقت مکرم مختار احمد صاحب ایاز مسجد میں اذان دے رہے تھے۔ میں نے ان سے خواب کا ذکر کیا چونکہ اس سے قبل مساکا کے سنی مسلمانوں سے ہمارا مناظرہ طے پاچکا تھا اور اس سلسلہ میں خاکسار کمپالہ آیا ہوا تھا۔ ایاز صاحب کا ذہن اس طرف گیا کہ خواب غالباً مناظرہ کے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی قدرت دکھائے گا۔ میں خاموش ہو رہا مگر میری طبیعت اس تعبیر سے مطمئن نہیں تھی۔ اگلے روز صبح جب ریڈیو پاکستان کے ذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے وصال کی خبر ملی تو ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ خواب دراصل حضرت میاں صاحبؓ کے متعلق تھی۔ بعد میں جب ۲ ستمبر کا الفضل کا پرچہ ملا تو یہ حقیقت اور بھی واضح ہو گئی کیونکہ اس میں حضرت میاں صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ بشارات کے جو اقتباس دئے گئے تھے وہ تریاق القلوب اور آئینہ کمالاتِ اسلام کے ہی تھے۔

خواب میں آپ کا نام حضرت آلاء بتایا گیا تھا جو واقعاتی لحاظ سے بالکل درست ہے۔ آلاء کے معنے عربی زبان میں نعماء اور افضال کے ہوتے ہیں۔ آپ کا وجود جماعت کے لئے بے شمار برکات کا موجب تھا

....

.... عمر عزیز آپ نے احباب جماعت کی بہبود روحانی اور علمی ترقی میں صرف کی ہے۔ صفِ اوّل میں ہو کر آپ نے قلمی جہاد کیا ہے۔ ہمارے پیارے امام عافاہ اللہ وایدہٗ کے آپ دست و بازو تھے۔ نہایت فدایانہ طریق پر آپ نے اپنے امام کا ہاتھ بٹایا ہے۔ اس وقت محرومی کا احساس دلوں کو بے قرار کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ جماعت کی ڈھارس کے سامان کرے اور ہمارے پیارے امام کو صحت عطاء فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات کے سلسلہ کو جماعت میں جاری وساری رکھے۔ آمین۔

لین دین کے معاملات میں قابل تقلید نمونہ

(ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب لائلپوری)

صرف دو واقعات عرض کرتا ہوں جن کا مجھ پر خاص اثر ہے جو حضرت میاں صاحب مرحومؓ کی معاملات میں اور لین دین میں نہایت درجہ صفائی اور اعلےٰ اخلاق پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۔ میں نے ایک پلاٹ دس مرلہ کا حضرت میاں صاحب مرحومؓ سے قادیان محلہ دار الرحمت میں خریدا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت میاں صاحب مرحومؓ کو اسی پلاٹ کی ضرورت محسوس ہوئی مجھے آپ نے پیغام بھیجا "کہ وہ پلاٹ جو دس مرلہ کا ہے مجھے دیدیں اور اسکے بدلہ سات مرلہ کا پلاٹ میں آپ کو دیتا ہوں وہ لے لیں۔ مجھے اسکی ذاتی ضرورت ہے"۔

میں نے جواب دیا حضور سب پلاٹ آپ کے ہی ہیں اگر آپ کے پاس کوئی تبادلے میں دینے کے لئے پلاٹ نہیں ہے تو پھر بھی آپ وہ پلاٹ لے لیں۔ میں نہایت خوشی سے آپ کو دیتا ہوں۔ حضرت میاں صاحب مرحومؓ اس جواب سے بہت خوش ہوئے۔ چند دن کے بعد آپ نے مجھے دفتر میں بلا بھیجا میں دفتر گیا تو حضرت میاں صاحب مرحومؓ نے مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ میرا شکریہ ادا کیا اور فرمایا چونکہ مجھے ذاتی ضرورت تھی اسلئے میں نے وہ پلاٹ آپ سے واپس لیا ہے اب آپ سات مرلہ والا پلاٹ لے لیں یہ آپ کے نام منتقل کر دیا ہے بقایا تین مرلہ کی قیمت بھی آپ لے لیں۔ اس پلاٹ کے ساتھ ایک ہندو کی زمین ہے میں کوشش کر رہا ہوں کہ اسکو کسی اور جگہ زیادہ زمین دیکر تبادلہ کر لوں جس وقت بھی وہ زمین مجھے مل گئی میں آپ کو جتنی زمین آپ لینی چاہیں گے دیدوں گا"۔ میں نے عرض کی حضور اسوقت زمین کی قیمت خدا جانے کیا ہو کیونکہ یہ پلاٹ میں نے -/۱۲۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے خریدا تھا لیکن اب جو پلاٹ میں نے دکان کے لئے خریدا ہے تو وہ -/۶۸۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے خریدا ہے۔ قادیان کی زمین کی قیمتیں تو دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ حضرت میاں صاحبؓ نے میری بات بڑے غور سے سنی اور ایک منٹ کی خاموشی کے بعد فرمایا۔ "آپ کی بات تو معقول ہے اب اس کے لئے تو مجھے وصیت کرنی پڑیگی"۔ اسی وقت اپنی ڈائری نکالی اور اس پر وصیت لکھدی اور وہی وصیت میرے سات مرلہ والے سرٹیفکیٹ پر اپنی قلم سے سرخ سیاہی سے لکھدی جواب بھی میرے پاس موجود ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

"نوٹ:۔ اگر ان سات مرلوں کے ساتھ ملحق اراضی نکل آئے تو اس میں سے بھی تین مرلہ اراضی ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب کو اسی شرح -/۱۲۰ Rs فی مرلہ پر دی جاوے گی۔

مرزا بشیر احمد ۲۷/۱۱/۴۵"

اللہ اللہ اس قدر معاملات میں صفائی اور اس قدر کسی کے حقوق کا خیال یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا ہی مقام تھا۔

۲۔ غالباً ۱۹۵۶ء کی بات ہے۔ میں لاہور گیا ہوا تھا اور ربیٹن روڈ پر مال روڈ کی طرف پیدل ہی جا رہا تھا کہ اچانک میرے پیچھے آکر ایک کار رکی میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت میاں صاحبؓ مسکرا رہے تھے۔ میں آگے بڑھ کر مصافحہ کیا تو حضرت میاں صاحبؓ نے فرمایا "ممتاز احمد کہاں جا رہے ہو کیا حال ہے"۔ میں نے کہا حضور مال خریدنے آیا تھا۔ تین چار منٹ کار کھڑی رکھی باتیں کیں۔ قبلہ باجان کا حال دریافت فرمایا اور پھر دوبارہ مصافحہ فرما کر تشریف لے گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن اسکے اندر کس قدر بلند اخلاقی۔ غریب پروری اور اخوت کا مظاہرہ ہے کہ ایک ناچیز خادم کی خاطر کار کو کھڑا کیا۔ اپنا قیمتی وقت صرف فرمایا اگر اور کوئی دنیادار ہوتا تو فوراً کار گزر جاتا اور مجھے علم بھی نہ ہوتا۔ لیکن حضرت میاں صاحبؓ نے یہ گوارا نہ کیا کہ ایک خادم اگر رستہ میں سڑک پر جا رہا ہے تو اسکے ملنے کے بغیر ہی گذر جاویں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت میاں صاحبؓ کو اعلےٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپکے درجات کو اور بھی بلند فرماوے اور ہمیں ان جیسے اخلاق پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کارروائی اجلاس نگران بورڈ مورخہ ۶/۱۱/۶۳

مورخہ ۶/۱۱/۶۳ بروز اتوار بوقت ۸½ بجے صبح نگران بورڈ کا اجلاس کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جملہ ممبران کرام شریک اجلاس ہوئے۔

اتفاق رائے سے قرار پایا کہ آئندہ مشاورت تک اس بورڈ کا صدر کوئی مقرر نہ کیا جائے بلکہ اجلاسات کا چیئرمین ہو جو وقتی طور پر اجلاس کی صدارت کرے۔ صدر کا تقرر مجلس مشاورت تک کے لئے ملتوی رکھا جائے۔ مجلس مشوریٰ جو مشورہ اس بارہ میں دے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا جائے۔

اس کے سیکرٹری کے طور پر کام سابق سیکرٹری ہی کرے۔

نگران بورڈ کی ڈاک سیکرٹری کے پاس جایا کرے جو اس پر ابتدائی رپورٹیں وغیرہ طلب کرنے اور معلومات حاصل کرنے کی کارروائی کرے اور فیصلہ کے لئے نگران بورڈ میں پیش کرے اور خطوط کے جواب دے۔ یہ فیصلے مجلسِ شوریٰ کے مقرر کردہ اصول کو مدنظر رکھ کر کئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں منظوری کے لئے یہ قرار داد بھیجی جائے۔

نوٹ:۔ حضور نے اسی کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ شائع کی جاتی ہے۔ والسلام

مرزا عبد الحق

سیکرٹری نگران بورڈ۔ ربوہ

ایک منظر ـــــ ایک واقعہ

(مکرم محمود احمد صاحب ملتانی)

(۱)

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قیام گاہ ۲۳ ریس کورس روڈ لاہور میں وصال والی شام کو جب یہ عاجز بغرض عیادت پہنچا تو اس وقت باہر لان میں نماز مغرب با جماعت ادا کی جا رہی تھی۔ بندہ آگے بڑھا تو دیکھا کہ جملہ لواحقین حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی چارپائی کے گرد جمع ہیں۔ اس وقت حضرت موصوف زندگی کے آخری سانس لے چکے تھے۔ اور ہماری واجب الاحترام سیدات چند دبی دبی سسکیاں لے رہی تھیں جو ایک طبعی تقاضائے بشری ہے۔

کوئی نوحہ نہیں کیا جا رہا تھا۔ کوئی واویلا نہیں ہو رہا تھا کوئی کہرام نہیں مچ رہا تھا کوئی چیخ و پکار نہیں تھی صرف چند ایک سسکیاں اس ماتم کدہ پر سنائی دے رہی تھیں۔ اس پر بھی صبر کی تلقین کی جا رہی تھی۔ اور یہ تلقین کرنے والے خود صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب تھے۔ جو اپنے عظیم باپ کی پدرانہ شفقت سے محروم ہو چکے تھے۔ اس لمحہ میں مجھے اپریل ۱۹۳۹ء کا وہ زمانہ یاد آ گیا جب کہ صاحبزادہ صاحب موصوف سلمہ اللہ تعالےٰ ملتان میں بحیثیت اسسٹنٹ کمشنر متعین تھے اور میں ان کے پاس سے قادیان آیا تھا۔ حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خاکسار کو بلا بھیجا تھا اور کتنی دیر تک اپنے لخت جگر کی خیر خیریت اور دیگر کوائف دریافت فرماتے رہے تھے اس واقعہ کے یاد آنے پر حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایسے عظیم انسان کی شفقت پدرانہ اس لمحہ میں اجاگر ہو ہو کر نظر آ رہی تھی۔ آپ کا یہ سعید اور لائق بیٹا صاحبزادہ مرزا مظفر احمد اپنے اس عظیم باپ کی چارپائی کی جانب مشرق کھڑا صبر اور تحمل کا مجسمہ نظر آ رہا تھا۔ اور سسکیاں بھرنے والی مخدرات کو ضبط کرنے اور راضی برضا رہنے کی تلقین کر رہا تھا اس منظر کو دیکھ کر ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کہ حضرت مسیح پاک علیہ علیٰ مطاعہ التحیۃ والسلام کی یہ اولاد اپنی آنکھوں سے رب السمٰوٰت والارض کو دیکھ رہی ہے اور اسکی مشیّت پر دل و جان سے راضی ہے۔

(۲)

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ قادیان کی آبادی کے ناظم تھے۔ بندہ نے اپنے ذوق کے مطابق از خود نئے محلوں کی تعمیر کا ایک خاکہ تیار کیا۔ جسے حضرت میاں صاحب کو دکھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چونکہ خاکسار نے آں موصوف رضی اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں میں پرورش پائی تھی۔ اس لئے ان سے کوئی دوئی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ والدہ مرحومہ کے ذریعے اس نقشہ کے دکھانے کی گذارش کی۔ جس پر حضرت موصوف نے خاکسار کو بلا بھیجا۔

دوسرے روز بندہ ملاقات کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں گیا۔ بالائی منزل میں سیڑھیوں سے ملحق کمرہ تھا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ نے چِک میں سے مجھے دیکھ لیا اور قبل اس کے کہ بندہ کوئی کوشش کرتا خود ہی مجھے اندر بلا لیا۔ اس خاکہ کو بڑی توجہ سے ملاحظہ فرمایا۔ اور اس طور پسندیدگی کا اظہار فرمایا گویا یہ بہت کارآمد نقشہ تھا۔ چنانچہ بندہ اپنی کامیابی پر خوش خوش لوٹا۔

یہ مارچ ۱۹۴۷ء کا زمانہ تھا۔ جبکہ ملک کی تقسیم ہونے والی تھی۔ اور قادیان کے حالات بہت تشویشناک تھے۔ حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس وقت اس اہم کام میں مصروف تھے۔

چند ماہ بعد تقسیم واقع ہو گئی اور قادیان ہندوستان میں شامل ہو گیا۔ سو تب مجھے اپنی لاعلمی اور نادانی کا احساس ہوا۔ اور میں حیران ہو کر رہ گیا۔ کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مجھے احساس بھی نہ ہونے دیا کہ قادیان کا یہ خاکہ کسی کام نہیں آ سکتا بلکہ اپنا اس زمانے کا بے بہا قیمتی وقت میری دلجوئی کی خاطر صرف کیا۔ اور مجھے مطمئن لوٹایا۔

یہ سب کچھ بدیں وجہ تھا کہ آنمحترم بچپن سے مجھے جانتے تھے۔ چنانچہ میری کم علمی اور ناپختہ سن شعور میں بھی اس امر کو مدنظر رکھا اور مجھے ٹھیس نہ لگنے دی۔ آں محبوب رض کا ہر کس و ناکس سے ایسا حسن سلوک، شفقت اور محبت اس امر کی دلیل ہے کہ ان کو خدا تعالےٰ نے زندگی کے ہر شعبہ میں خارق عادت صفات کا حامل انسان بنایا تھا ـــ آج یہ عظیم وجود ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس نے اپنے آسمانی آقا کے پاس مقام کر لیا ہے۔ ہم بھی راضی برضا ہیں۔ وانا انشاءاللہ بہم لاحقون۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سگریٹ نوشی دجّالی عادت ہے اسے ترک کر دینا چاہیئے

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)
ناظر اصلاح وارشاد

میں نے متعدد خطبات جمعہ میں اہالیان ربوہ کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریرات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی نہایت مکروہ۔ اور حد درجہ لغو کام ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر حقہ نوشی یا سگریٹ نوشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہوتی تو آپ اس سے ضرور منع فرماتے اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس مکروہ اور لغو فعل کو کلیۃً ترک کر دیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز حقہ نوشی اور سگریٹ نوشی کے ترک کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"حقہ نوشی تمام بد اخلاقیوں کا منبع ہے اور اس سے انسان لیست ہمت اور دوسروں کا غلام بن جاتا ہے اس کی عادت سے بہت سے امراض بھی پیدا ہوتے ہیں مثلاً اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے دمہ، رعشہ اور پھیپھڑوں کی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں . . . دجّال کی ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس کے آگے بھی دھوآں ہو اور پیچھے بھی، سگریٹ پینے والا منہ سے دھوآں نکالتا ہے۔ پھر دھوآں پیچھے کو چلا جاتا ہے۔ یورپین لوگ جدھر جائیں گے سگریٹ پیتے جائیں گے یہ بھی دجالی عادت ہے اور مسیح موعودؑ دجالی عادتوں کو مٹانے آئے تھے پس تم بھی دجّالی عادات کو چھوڑ دو"۔

(الازھار لذوات الخمار ص ۲۲۴ - ۲۲۶)

احمدی خواتین میں سے بھی جو حقہ نوشی یا سگریٹ نوشی کی عادی ہوں انہیں بھی اس عادت کو فوراً ترک کر دینا چاہیئے۔

اِنَّ الذِّکریٰ تنفع المومنین

چندہ امداد درویشان اہم جماعتی ذمہ داری ہے

(حضرت مرزا عزیز احمد صاحب۔ ناظر خدمت درویشان)

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ فذکّر ان الذکریٰ تنفع المومنین کہ تو یاد دلاتا رہ یقیناً بار بار یاد دلانا مومنوں کو فائدہ دیتا ہے یہ ایک قرآنی اصل ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم کیوں نہ ہو اس کے لئے بار بار یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پس میں اس مختصر نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امداد درویشان کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری ہے جس کی طرف سے مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے جو درویش (اور وہ بیدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے مطابق حقیقۃً درویش ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے کیونکہ ان میں سے اکثر تنگی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خداداد توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے کی جاتی ہے

اوّل جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں ان کی مالی امداد کا انتظام کرنا جس میں لوبڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد شامل ہے **دوم** جو درویش وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آ کر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں ان کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تاکہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں اور اپنے ویزا کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں جن میں سے بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں حدیث میں آتا ہے کہ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں بلکہ خاص حالات میں اپنے ان مخلص بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔

قسط نمبر ۳

رفتار وصولی لازمی چندہ جات

نوٹ :- جن جماعتوں پر × نشان لگایا ہے۔ ان کے سال رواں کے بجٹ موصول نہیں۔ اس لئے ان کی فیصدی وصولی گذشتہ سال کے بجٹ کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ اب بجٹ بھجوانے میں مزید غفلت نہ کریں۔ جن جماعتوں پر یہ ۲ نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے بجٹ تو آچکے ہیں۔ لیکن ابھی زیر پڑتال ہیں۔ والسلام

ز۔ ایک ہزار سے دو ہزار تک بجٹ والی باقی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام وحصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۳۷	ہنڈی کی بھاگو	۲۳	۲۴	۳۸	علی پور (ملتان)×	۴۱	۶
۳۹	باب الابواب×	۴۴	۲	۴۰	چک جال×	۴۵	×
۴۱	لوہیروالہ	۳۰	۱۴	۴۲	ٹنڈو جام۲	۴۴	×
۴۳	بیگم کوٹ×	۲۷	۱۵	۴۴	منڈی صادق آباد×	۱۶	۲۶
۴۵	کھیوڑہ	۳۰	۱۱	۴۶	روہڑی	۳۷	۴
۴۷	چک ۲۰۶ مراد۲	۴۰	×	۴۸	خیرپور	۳۳	۷
۴۹	مونگا×	۳۵	۴	۵۰	ٹنڈو محمد خان	۲۴	۱۵
۵۱	جیکب آباد×	۳۶	۳	۵۲	چک ۶/۷ شمالی	۳۸	×
۵۳	لاڑکانہ	۳۱	۷	۵۴	منڈی بوریوالہ	۳۸	×
۵۵	ظفر آباد اسٹیٹ لیہ دلوٹکا	۳۱	۶	۵۶	سانگھڑ۴	۲۳	۱۴
۵۷	کمالس×	۹	۲۵	۵۸	کوٹلی (آزاد کشمیر)×	۳۱	۳
۵۹	شاہ کوٹ	۲۱	۱۲	۶۰	ڈیربانوالہ	۲۳	۱۰
۶۱	میانی گھوگھیاٹ	۳۱	۱	۶۲	ڈنگہ	۳۲	×
۶۳	شادیوال	۲۷	۴	۶۴	بدین	۲۰	۱۰
۶۵	چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ	۲۸	۱	۶۶	پیرکوٹ متصل مانگٹ اونچے	۱۴	۱۵
۶۷	مانگا پیا نگریاں	۲۸	×	۶۸	چکوال	۱۴	۱۴
۶۹	مریدکے	۲۳	۵	۷۰	کنڈیارو	۲۷	×
۷۱	چک ۳۳۴ ج ب دھیروکے	۲۷	×	۷۲	مانسہرہ	۲۷	×
۷۳	فورٹ عباس	۱۹	۸	۷۴	قلعہ صوبہ سنگھ×	۲۱	۵
۷۵	چونڈہ	۱۷	۹	۷۶	ٹوبہ ٹیک سنگھ۲	۲۰	۶
۷۷	جنڈ وساہی	۲۳	۳	۷۸	گرمولا ورکاں	۱۴	۱۲
۷۹	کالرہ دیوان سنگھ	۱۴	۱۲	۸۰	بستی جھول	۱۶	۹
۸۱	چک ۳/۱۱ ڈی۔ ایل×	۱۳	۱۲	۸۲	لالہ موسیٰ	۱۷	۷
۸۳	بالاکوٹ	۲۴	×	۸۴	باغبانپورہ (لاہور)	۲۲	۱
۸۵	ڈگری	۲۳	×	۸۶	چک ۲۹۵ ر ب بیریانوالہ×	۲۲	×
۸۷	چک ۳۱۲ ج ب کتھووالی	۹	۱۳	۸۸	کوٹ آغا۲	۲۲	×
۸۹	ترگڑی	۱۹	۲	۹۰	اسماعیل کوٹ	۲۰	×
۹۱	تلونڈی راہوالی	۱۴	۶	۹۲	پیرو چک×	۱۶	۳
۹۳	چک ۱۶۸ مراد	۱۶	۲	۹۴	پنڈ دادنخان×	۸	۱۰
۹۵	محراب پور	۱۷	×	۹۶	رنگپور×	۱۲	۵
۹۷	کالا گجراں	۵	۱۱	۹۸	تخت ہزارہ	۱۳	۱
۹۹	چک ۳۵۴ ج ب نادرآباد×	۱	۱۳	۱۰۰	چک ۲۱ ودھ×	۱۳	۱
۱۰۱	چیچہ وطنی×	۱۲	۲	۱۰۲	کبیروالا	۸	۶
۱۰۳	چک ۳ جنوبی	۱۳	×	۱۰۴	چوہڑکانہ×	۱۳	×
۱۰۵	خانانوالی میانوالی×	۱۱	×	۱۰۶	چک ۶/۱۱ ایل	۴	۶
۱۰۷	گھٹیالیاں شہر×	۱۰	×	۱۰۸	چھپرو چیچی	۹	×
۱۰۹	ٹانڈہ گوجر	۹	×	۱۱۰	چک ۱۹۲ مراد×	۸	×
۱۱۱	ناروالی	۸	×	۱۱۲	چک ۳۱ / ۲۰۳ جنوبی×	۷	×
۱۱۳	چک سکندر×	۶	×	۱۱۴	بوگرہ×	۶	×
۱۱۵	تنگے منڈی	۵	۱	۱۱۶	کوٹ احمدیاں۲	۵	×
۱۱۷	کلاسوالہ	۳	×	۱۱۸	گل رچی	۲	×
۱۱۹	چک ۳۵ جنوبی×	۲	×	۱۲۰	احمد نگر مشرقی پاکستان×	۲	×
۱۲۱	چک ۵۸ دیہہ راجو	۲	×	۱۲۲	بستی رنداں×	۱	×
۱۲۳	چک ۳۴ جنوبی	×	×	۱۲۴	منگووالی	×	×
۱۲۵	گوٹھ امام بخش×	×	×	۱۲۶	نوکوٹ×	×	×
۱۲۷	چک ۹۳ ر ۶-۱ ار	×	×	۱۲۸	شیرگڑھ×	×	×
۱۲۹	بھڈال×	×	×	۱۳۰	چھور کاہلوں	×	×
۱۳۱	گوٹھ سردار محمد×	×	×	۱۳۲	چک ۱۹۱ ر ۷-۱ ار	×	×
۱۳۳	چک ۵/۳۴ ای بی	×	×	۱۳۴	کروڈا×	×	×
۱۳۵	بھمبر	×	×				

(ناظر بیت المال)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اطال اللہ بقاءہٗ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس نے الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جارہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا۔ جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔

اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ **امانت تحریک جدید** کا قیام ہے۔ جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا۔ اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔ پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو۔ تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اسی تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے۔ پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"۔

موجودہ قواعد برائے واپسی رقم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے :-

"ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اسی روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا"۔

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱- میری اہلیہ صاحبہ گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شبیر احمد دوکاندار گوجانوالہ ربوہ)

۲- میاں فضل الٰہی صاحب آف لالہ موسےٰ محلہ حاجی پورہ آجکل بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین

(خاکسار حاجی اللہ دتا تسنڈین ملکوال)

۳- عبدالرشید صاحب کوٹ لاہور کی لڑکی کو خناق ہوگیا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے اس کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سید مقصود احمد کوئٹہ)

اِعلان نکاح

عزیزہ سعیدہ بیگم بنت مکرم چوہدری نور محمد صاحب آف دنجوال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۶ ج ب ضلع لائل پور کا نکاح بعوض مہر ایک ہزار روپیہ ہمراہ ادریس احمد ابن مکرم چوہدری احمد بخش صاحب ساکن چک ۱۰۷ ر ب چودھریاں والہ ضلع لائل پور خاکسار نے بتاریخ ۲۵ ۹/۶۳ بمقام چک ۲۶ مذکور پڑھا۔ اسی دن رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ تمام متعلقین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے (آمین)

(خاکسار تاج الدین لائل پوری ناظم دارالقضاء ربوہ)

کامیابی

میری خالہ جان محترمہ صفیہ خاتون صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا نے امسال ایم اے اسلامیات میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بابرکت کرے اور انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (وحید احمد متعلم ربوہ)

اس خوشی میں مکرم وحید احمد صاحب نے ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

موصیہ کے مہر میں اضافہ

(امۃ السلام صاحبہ (موصیہ نمبر ۱۵۴۹۸) بنت مولوی عطاء محمد صاحب ربوہ کی شادی وصیت کرنے کے بعد نسیم احمد صاحب طاہر ابن ماسٹر محمد ذکاء اللہ خاں صاحب سکنہ بیدی ضلع لاہور سے نومبر ۵۸ء میں بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر ہوئی تھی۔ اب موصیہ کے شوہر نے بذریعہ تحریر مورخہ ۱ ۷/۶۳ بموجودگی دو گواہان (چوہدری عبد اللہ خاں صاحب موصی نمبر ۵۵۱۴ و بابو اللہ بخش صاحب موصی ۲۸۵۷) مہر کی رقم میں برضا و رغبت خود دو ہزار کا اضافہ کر دیا ہے یعنی اب موصیہ کا مہر تین ہزار روپیہ ہے اور یہ اعلان نسیم احمد صاحب طاہر کی اپنی خواہش پر کیا جاتا ہے "تاکہ موصیہ کی وصیت اس پر بھی حاوی ہو۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

سرویز اینڈ کنسٹرکشن برانچ

زیر دستخطی کو درج ذیل کاموں کے لئے فٹنگ وغیرہ کے ساتھ ہر طرح سے مکمل سٹیل ڈوورز، ونڈوز ڈراپ گیٹ اور کولیپسبل گیٹ کی فراہمی کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زر بیعانہ
۱۔ (i)	ڈیزل بیک شاپ راولپنڈی میں انٹرنل اینڈ ایکسٹرنل سٹرکچر	-/۵۷۰۰۰ روپے	-/۱۴۱۰ روپے
(ii)	ڈیزل بیک شاپ راولپنڈی میں نیا سٹورز	-/۱۸۰۰۰ "	-/۵۴۰ "
(iii)	مری میں ریلوے آفیسروں کے لئے ریسٹ ہاؤس بنانا	-/۱۰۵۰۰	-/۳۱۵ "

۲۔ ٹنڈر دہندگان کو اختیار ہے خواہ کسی ایک یا تمام کاموں کے نرخ دیں۔

۳۔ ٹنڈر دہندگان بل آف کوانٹیٹیز کے مطابق جو ٹنڈر کے کاغذات کے ہمراہ بطور ضمیمہ اے بی اینڈ سی منسلک ہیں نقد ریٹ دیں۔

۴۔ تمام کنٹریکٹر خواہ وہ ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر ہیں یا نہیں ٹنڈر دے سکتے ہیں غیر منظور شدہ ٹھیکیدار کو اپنی مالی حیثیت تجربہ اور بطور ٹھیکیدار کام کو تسلی بخش طریق پر پایہ تکمیل تک پہنچانے کے سرٹیفکیٹ دینے ہوں گے۔

۵۔ ٹنڈر لازماً مجوزہ فارموں پر دیئے جائیں جو ان دفاتر چیف انجینئر سرویز اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور اور ایگزیکٹو انجینئر کنسٹرکشن ڈیزل بیک شاپ پاکستان ویسٹرن ریلوے، راولپنڈی سے -/۱۰ روپے (ناقابل واپسی) کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں ٹنڈر ۱۰ اکتوبر ۶۳ء سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء تک فروخت ہوں گے اور ہر طرح سے مکمل طور پر دفتر چیف انجینئر سرویز اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء دس بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز ½ ۱۰ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

۶۔ زر بیعانہ نقد ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور / راولپنڈی یا کراچی میں ۱۹ اکتوبر ۶۳ء کو یا اس سے قبل جمع کرائیں اور حاصل کردہ رسید کو ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور / راولپنڈی یا کراچی سے پکی رسید میں بدل لی جائے یا اس کے عوض بنک کی گارنٹی بانڈ دیا جائے۔ پکی رسید یا گارنٹی بانڈ ٹنڈر کے ہمراہ ہونا چاہیئے اس کے بغیر ٹنڈر متوجہ تصور نہ ہوگا۔ کسی دوسرے کنٹریکٹ کے لئے جمع شدہ زر بیعانہ اس ٹھیکے کے لئے تبدیل نہ ہوگا۔

بنک کا گارنٹی بانڈ فارم اور جن بنکوں کی گارنٹی قابل قبول ہے ٹنڈر فارموں کے ساتھ منسلک ہیں۔

۷۔ کنٹریکٹر کو ٹھیکہ کی شرائط کا پابند ہونا ہوگا۔

۸۔ تیار شدہ میٹریل کی فراہمی فرم کو آرڈر ملنے کے ایک ماہ کے اندر الف او آر راولپنڈی کرنا ہوگی۔

۹۔ زیر دستخطی کسی ٹنڈر کو جزوی یا کلی طور پر منظور کرنے اور کسی یا تمام ٹنڈروں کو بلا وجہ بتائے مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتے ہیں۔

چیف انجینئر

سرویز اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

خریداران الفضل متوجہ ہوں،

وی پی بھجوائے جا رہے ہیں۔

درج ذیل احباب کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے ان کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمادیں جن احباب کو ان کے ارشاد کے مطابق وی پی نہیں کئے جا رہے وہ بھی بذریعہ منی آرڈر دس دن کے اندر رقم ارسال کر دیں تاکہ اخبار کا جاری رکھا جا سکے علاوہ ازیں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر ہو۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	پتہ	تاریخ اختتام
4938	ماسٹر عبد الحکیم صاحب انور آباد	۱۴ ۱۰/۶۳
5396	حافظ عبد اللہ صاحب معلم اصلاح و ارشاد	"
381	محمد رمضان صاحب موضع سیال	۱۵ ۱۰/۶۳
5353	منیر احمد صاحب۔ عبد الحکیم	"
4955	نذیر احمد صاحب بربان نگر	۱۶ ۱۰/۶۳
4950	عنایت اللہ صاحب ڈکیر ڈرائیور محمد آباد سٹیٹ	"
4951	منشی محمد بوٹا صاحب حامد نگر	"
4952	منشی ثناء اللہ صاحب بربان نگر	"
4954	ملک دوست محمد صاحب المختار ریلیف کراچی	"
558	ملک فضل حق صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی	"
4069	عنایت اللہ صاحب منگلہ منڈی	"
5424	احمد خاں صاحب کنگ چھین	۱۷ ۱۰/۶۳
5353	ڈاکٹر لال دین صاحب کوٹلی لوہاراں	"
4966	میجر چوہدری محمد اشرف صاحب اسمن آباد لاہور	۱۸ ۱۰/۶۳
3841	مجید صاحب لطیف نگر محمد آباد	"
3509	محمد اکرم صاحب ملتان	۱۹ ۱۰/۶۳
541	غلام نبی صاحب گوکھڑ امام بخش	"
4963	منشی نذیر احمد صاحب رحیم پورہ۔ کریم نگر	"
2292	غلام سرور خاں صاحب سکنہ صدر	۲۶ ۱۰/۶۳
3364	فتح محمد صاحب پریذیڈنٹ دلاورچیمہ	"

نمبر خریداری	پتہ	تاریخ اختتام
5306	بشیر احمد صاحب نوشہرہ	۲۶ ۱۰/۶۳
5674	ایم طفیل منیر صاحب ایم اے لائل پور	"
4265	محمد صفدر علی صاحب بھٹی چک ۳۲	"
5756	غلام قادر صاحب ۱۵-۷ ملتان	"
5725	محمد انور صاحب ایڈوکیٹ انور آباد	"

خطبہ نمبر

نمبر خریداری	پتہ	تاریخ اختتام
6804	عبد الحفیظ صاحب اوکاڑہ	۲۰ ۱۰/۶۳
5444	حشمت علی صاحب نمبردار اوپانہ کلاں	"
6912	حفیظ الرحمٰن صاحب پرانا سکھر	"
1921	محمد یوسف صاحب محمد آباد سٹیٹ	"
6595	میاں حمید الدین صاحب	"
6928	حمید احمد صاحب نصرت آباد	"
6353	محمد صدیق صاحب چک ۲۲/۲۵	"
6578	میاں احمد دین صاحب کھرپا	"

درخواست دعا

میری اہلیہ بنت محمد بخش صاحب عرصہ تین سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں بزرگان سلسلہ درویشان قادیان احباب جماعت سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (ولی محمد ولد شان محمد پاکپتن)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ ڈھاکہ ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر عبدالمنعم خاں گورنر مشرقی پاکستان طوفان زدہ علاقوں کا ہوائی معائنہ کرنے کے بعد واپس ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے منتظر اخبار نویسوں کو بتایا کہ طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد اٹھائیس تک پہنچ چکی ہے۔

گورنر نے کہا طوفان زدہ علاقوں کے لئے حکومت مشرقی پاکستان کی طرف سے پانچ لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے صدر ایوب دس لاکھ روپے کی امداد کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت تک پندرہ لاکھ روپیہ منظور کیا جا چکا ہے۔ آپ نے کہا بشرط ضرورت مزید روپیہ بھی منظور کیا جائے گا۔ گورنر نے کہا صرف نواکھالی سب ڈویژن میں پندرہ اور بھولا سب ڈویژن میں بائیس افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا ضلع باریسال میں چھالیا اور دھان کی فصلوں کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ بھولا سب ڈویژن سمندر کی لہروں کی زد میں بھی آیا ہے اور ابھی تک سمندر کا پانی فصلوں میں کھڑا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کھاری پانی فصلوں کو برباد کر دے گا۔

★ کراچی ۱۱ اکتوبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ۵ دسمبر سے ۱۵ دسمبر تک سیلون کے سرکاری دورہ پر جائیں گے۔ آپ نے اس سلسلہ میں حکومت سیلون کی دعوت قبول کر لی ہے۔

★ ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ پاکستان کے نامزد سفیر مسٹر اقبال اطہر ماسکو پہنچ گئے ہیں۔

★ پیکنگ ۱۱ اکتوبر۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق امریکہ کا بھاری جنگی سامان دھڑا دھڑ مقبوضہ کشمیر پہنچ رہا ہے۔ ایجنسی نے اس سامان جنگ کی تفصیل بتاتے ہوئے اس امر کا اظہار بھی کیا ہے کہ اس سامان میں ریڈار بھی شامل ہیں۔ یہ ریڈار اتنے طاقتور ہیں کہ وہ بہت دور سے طیاروں کی نقل و حرکت کی اطلاع دے دیتے ہیں۔ اس ایجنسی کی اطلاع کے مطابق امریکی بلڈوزروں کی بڑی تعداد لداخ میں سڑک کو چوڑا کرنے میں مصروف ہے گزشتہ ۸ ماہ سے امریکی ٹرانسپورٹ طیارے بھاری امریکی سامان لداخ پہنچانے میں مصروف ہیں یہ سب سامان امریکی مشن کی نگرانی میں مقبوضہ کشمیر پہنچایا جا رہا ہے۔ ایجنسی نے لندن کے اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے وسیع پیمانہ پر ریڈار کا بھاری سامان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جو طویل عرصے تک بھیجا جاتا رہے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ سامان نہ صرف چین بلکہ پاکستان کے خلاف بھی استعمال ہو سکے گا۔

★ سری نگر ۱۱ اکتوبر۔ نام نہاد نیشنل کانفرنس اسمبلی پارٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر شمس الدین وزیر مال کو بخشی غلام محمد کی جگہ اسمبلی پارٹی کا لیڈر منتخب کیا جائے مسٹر شمس الدین کو لیڈر مقرر کرنے کی تجویز بخشی غلام محمد نے پیش کی اور ان کے بھائی بخشی عبدالرشید نے تائید کی۔ مسٹر شمس الدین اکتالیس برس کے ہیں۔ وہ شروع سے وزیر چلے آ رہے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس

بخیریت شکاگو پہنچ گئے

امریکہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس جو یکم اکتوبر کو عازم امریکہ ہوئے تھے۔ بخیر و عافیت شکاگو پہنچ گئے ہیں۔ آپ وہاں ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہوئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیریت وہاں رہیں اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے بارہ میں اطلاع

گزشتہ دنوں حضرت حافظ صاحب کی صحت کے بارہ میں ایک نوٹ الفضل میں شائع کرایا گیا تھا اس کے بعد آپ کی طبیعت سنبھل گئی تھی۔ لیکن پھر بخار اور منہ اندر سے پک جانے کی وجہ سے تکلیف ہو گئی۔ اس دوران میں ایک دن تو حالت خطرناک صورت اختیار کر گئی تھی اور قریباً بیہوشی کی حالت سارا دن رہی بعد میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اب بخار میں کمی ہے لیکن روزانہ عصر کے وقت ضرور حرارت تیز ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بالعموم طبیعت بے چین رہتی ہے۔ یہ اطلاع اس غرض سے شائع کی جا رہی ہے کہ ابھی حضرت حافظ صاحب احباب کے خطوط کے جواب نہیں دے سکتے۔ البتہ دعا کر دیتے۔ انشاء اللہ طبیعت بحال ہونے پر خطوط کے جواب دیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الباسط ربوہ)

اٹلی میں ایک بند ٹوٹنے سے ۴ ہزار افراد ہلاک

ایک قصبہ اور درجنوں دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے

روم ۱۱ اکتوبر۔ گزشتہ رات اٹلی کے وائنٹ ڈیم کے تین سو ساٹھ فٹ بلند ریزروائر میں چٹانیں گرنے سے جو سیلاب آیا تھا اس میں چار ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو گئے اب تک ۵۰۰ افراد کی نعشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ سیلاب اس وقت آیا جب لوگ رات کو اپنے گھروں میں سو رہے تھے سیلاب سے درجنوں دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے اور پانی وادی اچپائن میں موجیں مارنے لگا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ چٹانیں گرنے سے بند ٹوٹ گیا ہے یا نہیں ابتدائی اطلاعات کے مطابق بند مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے لیکن عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ اس کا صرف ایک حصہ گر گیا ہے ڈیم میں دو سو بیس ٹن کے چار جنریٹر ہیں جو ہر گھنٹے ساٹھ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کرتے ہیں سیلاب کے باعث ریلوے لائن اور امدادی کیمپ جو ۱۹۵۶ء میں تعمیر کی گئی تھی بالکل بہہ گئی امدادی کام میں مصروف افسروں نے بتایا ہے سیلاب میں ہزاروں افراد ہلاک ہوئے ہیں بعض دیہات اور بیلونو شہر کا کوئی پتہ نہیں لگ۔ وادی میں چار میل دور نچلی طرف کیچڑ مٹیالوں اور درختوں سے اکھڑے درختوں کے ڈھیر سے نعشیں نکالی جا رہی ہیں، پینے کا [illegible] نے لوگوں کو خبردار کیا تھا کہ وہ دریا کا پانی نہ پئیں کیونکہ اس میں زہریلے اثرات ہیں

ایک عینی شاہد نے بتایا کہ گزشتہ روز بعد دوپہر کئی چٹانیں جھیل میں گری تھیں لیکن کسی نے اس کی پرواہ نہ کی یہ چٹانیں چھ ہزار فٹ کی بلندی سے گری تھیں سیلاب میں لانگرونی کا قصبہ بالکل تباہ ہو گیا ہے اس کی آبادی چار ہزار آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھی اسی طرح کئی دیہات کا پتہ تک نہیں چلتا۔ سیلاب سے مواصلات کا نظام بھی تباہ ہو گیا ہے۔

درخواست دعا۔ مکرم خواجہ رحمت صاحب سابق کارکن الفضل کچھ دنوں سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبادالله گیانی ربوہ)